www.pildat.org

پنجاب کا تعلیمی بجٹ 2013-2012

بریف سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم صوبائی اسمبلی پنجاب

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

www.pildat.org

پنجاب کا تعلیمی بجٹ 2013-2012

بریف سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم صوبائی اسمبلی پنجاب

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جون 2012

آئی ایس بی این: 978-969-558-275-6

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Parliamentary Centre
Le Centre parlementaire

Supported by the ***Department of Foreign Affairs and International Trade-DFAIT, Canada***

ناشر

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: A-45، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان
ٹیلیفون: 345-123-111 (51-92+) فیکس: 3078-226 (51-92+)
E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

پیش لفظ

مصنف کا تعارف

پنجاب حکومت کی پالیسی ترجیحات اور تعلیم کے شعبے کے لئے مختص کردہ رقوم برائے سال 2012-13 09

بجٹ اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کردار 09

پنجاب کے بجٹ برائے سال 2012-13 کے بنیادی خدوخال 09

تعلیم بطور حق 12

پاکستان میں شرح خواندگی 12

اخراجات برائے تعلیم 13

ملینیم ڈویلپمنٹ گول (Millenium Development Goals) 13

پنجاب کے اضلاع میں منتخب تعلیمی نتائج 14

انسانی ترقی کا انڈیکس 17

پنجاب حکومت کی اعلان کردہ تعلیمی پالیسی کی ترجیحات 17

بجٹ میں مختص کردہ رقوم 17

دانش سکول 17

پنجاب ایجوکیشن اینڈوومنٹ فنڈ (PEEF) 17

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (PEF) 17

پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام (PESRP) 18

اپ گریڈیشن 18

سنٹرز آف ایکسی لنس 19

کالج کے اساتذہ کا پیکج 19

IT لیبارٹریاں 19

خصوصی تعلیم 19
ہائر ایجوکیشن کمیشن 20
وسط مدتی ترقیاتی ڈھانچہ 2012-15 20
سکول ایجوکیشن 20
ہائر ایجوکیشن 21
سوالات جو 2012-13 کے بجٹ کے بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم پوچھ سکتی ہے۔ 22

اشکال اور جدول کی فہرست

شکل ۱: پاکستان کا نقشہ خواندگی 12
شکل ۲: 1951 سے پاکستان کی شرح خواندگی 13
شکل ۳: پرائمری سطح پر انرولمنٹ اور خواندگی عمر کا جائزہ 16
شکل ۴: پاکستان میں انسانی ترقی کا انڈیکس 17
جدول ۱: 1951 سے پاکستان کی شرح خواندگی 12
جدول ۲: تعلیم پر حکومتی اخراجات 13
جدول ۳: MDGs پر پاکستان کی پیش رفت 14
جدول ۴: منتخب ضلع وار تعلیمی اشارات 15
جدول ۵: MTDF 2012-15 اہداف 18

پیش لفظ

مشتمل بر ہدف مطالعہ اور سٹینڈنگ کمیٹی کی جانب سے محکمانہ بجٹ کے جائزے کے فروغ کی غرض سے پلڈاٹ نے یہ بریف صوبائی اسمبلی پنجاب کی سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم کیلئے تیار کیا ہے۔ اس بریف میں پنجاب کے تعلیمی بجٹ برائے سال 2012-13 کا جائزہ لیا گیا ہے۔

پبلک فنانس مینجمنٹ کنسلٹنٹ، جناب نعمان اشتیاق کے تحریر کردہ اس بریف میں پنجاب حکومت کے تعلیمی بجٹ کا صوبے کی مخصوص ضروریات کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے۔ اس بریف سے نہ صرف سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم کے ارکان کو تعلیمی بجٹ کو سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ اس بات سے بھی آگہی حاصل ہوگی کہ وہ کون سے اہم سوالات ہیں جو اراکین کمیٹی اور دیگر اراکین اسمبلی کی جانب سے بجٹ بحث کے دوران، اسمبلی میں اٹھائے جاسکتے ہیں۔

اظہار تشکر

یہ بریف پلڈاٹ نے 'استحکام پارلیمانی اور سیاسی جماعت منصوبہ نمبر ۲' (Parliamentary and Political Party Strengthening Project II) کے تحت تیار کیا ہے جسے کنیڈا کے شعبہ امور خارجہ و بین الاقوامی تجارت (ڈیپارٹمنٹ آف فارن افیئر اینڈ انٹرنیشنل ٹریڈ DFAIT) کی مالی معاونت حاصل ہے۔ اس منصوبے پر عملدرآمد، پارلیمانی سنٹر کینیڈا اور پلڈاٹ مشترکہ طور پر کرتے ہیں۔

اظہار لاتعلقی

ضروری نہیں کہ اس بریف پیش کی گئی آراء، حقائق اور نتائج یا سفارشات سے پلڈاٹ، پارلیمانی سنٹر یا DFAIT متفق ہوں۔

لاہور

جون

مصنف کا تعارف

نعمان اشتیاق، پبلک فنانس اور مینجمنٹ کنسلٹنٹ ہیں۔ جنہیں قومی اور زیریں سطح کی حکومتوں سے مشاورت کا 10۔سالہ تجربہ حاصل ہے۔ وہ ملکی سطح کی اصلاحات کے جائزے، منصوبہ بندی اور عملدرآمد سے منسلک رہے ہیں، جن کے نتیجے میں حکومت کی بہتر صلاحیت، زیادہ شفافیت اور عالمی سطح پر پاکستان کا مقام بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔ ان کی دلچسپی کا محور بجٹ اور گورننس ہیں اور اس سلسلے میں اُن کا باقاعدہ رابطہ حکومت، ماہرین تعلیم، ڈونرز اور ارکان اسمبلی سے رہتا ہے۔

پنجاب حکومت کی پالیسی ترجیحات اور تعلیم کے شعبے میں بجٹ13-2012 کی مختص کردہ رقوم

ہفتہ 9۔ جون2012 کوحکومت پنجاب کے وزیرخزانہ نے 13-2012 کا بجٹ پنجاب اسمبلی میں پیش کیا۔13-2012 کا بجٹ اس لحاظ سے اہم ہے کہ یہ موجودہ جمہوری حکومت کا پانچواں بجٹ ہےاور اگلے عام انتخابات سے قبل یہ آخری بجٹ ہے۔

اپنی تقریر میں وزیرخزانہ نے موجودہ اقتصادی صورتحال، حکومت پنجاب کو درپیش چیلنجوں، آئندہ پالیسی ترجیحات اور 13-2012 میں دستیاب وسائل کا ذکر کیا۔

اس بریف کو13-2012 کے بجٹ کے بنیادی نکات، تعلیم کے شعبے کی موجودہ صورتحال، حکومت کی اعلان کردہ تعلیمی پالیسی کی ترجیحات اور آئندہ درپیش چیلنجوں کے بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم کی آگہی کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد پنجاب کے لوگوں کی زندگی کو بہتر بنانے کی غرض سے تعلیمی معاملات پر بحث کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

تاہم، اس بریف کو پنجاب کے تعلیمی معاملات اور پالیسی کی ترجیحات کے ادراک کیلئے رہنما مقالہ کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے۔ مختلف ذرائع سے معلومات لینے میں احتیاط برتی گئی ہے۔ تاہم تجویز کیا جاتا ہے کہ پالیسی معاملات پر محکمہ تعلیم سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے۔

بجٹ اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کردار

پلڈاٹ کی منشاء یہ بھی ہے کہ اس بریف کے ذریعے بجٹ کی جانچ اور نظرثانی کیلئے سٹینڈنگ کمیٹیوں کے کردار کا پیغام پہنچایا جائے۔ پوری دُنیا میں جہاں بھی پارلیمانی جمہوریت ہے، مختلف شعبوں سے متعلقہ کمیٹیاں، جو مختلف جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہیں، انتظامیہ کے پیش کردہ بجٹ پر اسمبلی کی رہنمائی کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس طریق کار کو پاکستان میں بھی متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔لہذا تجویز کیا جاتا ہے اسمبلی کے قواعد وضوابط میں شعبہ جاتی کمیٹیوں کے کردار کو متعین کیا جائے۔

قواعد میں یہ اہتمام کیا جائے کہ جب انتظامیہ، مقنّنہ میں بجٹ پیش کرے، سپیکر، تفصیلی غور کی غرض سے مطالبات زر کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دے۔ چونکہ تمام ارکان اسمبلی کو کسی خاص شعبے کے بارے میں تمام معلومات حاصل نہیں ہوتیں، لہذا یہ کمیٹیاں انتظامیہ کی پیش کردہ بجٹ تجاویز کے جائزے میں ارکان اسمبلی کیلئے ایک منفرد کردار ادا کر سکتی ہے۔

اس کردار کو نبا ہنے کیلئے سٹینڈنگ کمیٹیوں کو مناسب وقت اور ماہرین کی معاونت درکار ہوگی۔ بھارت میں انتظامیہ کی پیش کردہ بجٹ تجاویز کے جائزے، بحث اور منظوری کیلئے مقنّنہ کو تقریباً 90 دن دیئے جاتے ہیں۔ دیگر کئی ممالک میں سٹینڈنگ کمیٹیوں کو اپنے اپنے شعبے سے مہارت کے حامل مخصوص اداروں/شخصیات کی سہولت حاصل ہوتی ہے جو ان کمیٹیوں کی جانب سے تحقیق کا عمل سرانجام دیتے ہیں اور معاوت فراہم کرتے ہیں۔

پنجاب بجٹ13-2012 کے بنیادی خدوخال

اپنی تقریر میں وزیرخزانہ نے درج ذیل بنیادی خدوخال بیان کیئے۔[1]

ا۔ پنجاب بجٹ13-2012 میں 2.18 بلین کا خسارہ دکھایا گیا ہے جو قرضوں سے حاصل رقوم سے پورا کیا جائے گا۔12-2011 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب حکومت مختص کردہ رقوم سے 34 بلین روپے کم خرچ کر سکی ہے۔

۲۔ محاصل کا تخمینہ 781 بلین روپے جبکہ اخراجات کا تخمینہ 783 بلین روپے ہے۔ 2011-12 کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مطابق محاصل 17% زیادہ ہیں جبکہ اخراجات 23% زائد ہیں۔

۳۔ محاصل میں 660 بلین روپے وفاقی حکومت سے حاصل ہوں گے (جن میں براہ راست منتقلیاں اور گرانٹس شامل ہیں) اور 121 بلین روپے ٹیکسوں اور غیر ٹیکس محاصل سے صوبہ خود پیدا کرے گا۔

۴۔ 783 بلین روپے کے اخراجات کی تقسیم کچھ اس طرح ہوگی:

- (i) 16 بلین روپے سود کی ادائیگی
- (ii) 34 بلین روپے کی فوڈ سبسڈی
- (iii) لوکل گورنمنٹ اور کنٹونمنٹ بورڈ کو 211 بلین روپے کی منتقلی
- (iv) 56 بلین روپے پنشن کی ادائیگی
- (v) صوبائی حکومت کے جاری اخراجات پر 216 بلین روپے
- (vi) 210 بلین روپے کا سالانہ ترقیاتی منصوبہ (جس میں 12 بلین روپے اضلاع/ٹی۔ ایم۔ ایز اور ضلعی ترقی کیلئے 4 بلین روپے کی مساوی گرانٹ شامل ہے)۔ صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں اضلاع میں صوبائی حکومت کی زیرنگرانی ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کیے جانے والے 28.8 بلین روپے بھی شامل ہیں۔
- (vii) 40 بلین روپے کے صوبائی حکومت کے دیگر ترقیاتی اخراجات

۵۔ صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے 210 بلین روپے کی تقسیم اس طرح ہے:

- (i) سماجی شعبہ: 86.4 بلین روپے
- (ii) بنیادی ڈھانچے کی ترقی: 62.9 بلین روپے
- (iii) خصوصی پروگرام: 35.5 بلین روپے
- (iv) پیداواری شعبہ 8.6 بلین روپے
- (v) ماحولیات، ثقافت، اوقاف اور انسانی حقوق: 5.4 بلین روپے

۶۔ صوبائی جاری اخراجات پر اٹھنے والے 216 بلین روپے کی تقسیم درج ذیل ہے:

- (i) انتظام عمومی: 23 بلین روپے
- (ii) امن عامہ اور تحفظ: 82 بلین روپے
- (iii) زراعت، آبپاشی، جنگلات اور ماہی پروری: 23 بلین روپے
- (iv) کان کنی، تعمیرات، ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ، ثقافت اور مذہب: 20 بلین روپے
- (v) صحت: 36 بلین روپے
- (vi) تعلیم: 31 بلین روپے

۷۔ صوبائی بجٹ اور ضلعی بجٹ سے صحت کے بجٹ کا تخمینہ 84 بلین روپے ہے[2] (کل بجٹ کا 10.7 فیصد)۔ اگرچہ پیش کردہ معلومات سے 84 بلین روپے کے بجٹ کا تعین مشکل ہے، تاہم درج ذیل نکات سے رہنمائی لی جاسکتی ہے:

- (i) صوبائی متواتر (Recurrent) بجٹ: 36 بلین روپے
- (ii) صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبہ: 16.5 بلین روپے
- (iii) بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی: 1 بلین روپے

(iv دیہی ایمبولینس سروس کی فراہمی: 0.5 بلین روپے
(v صحت کے عمودی پروگرام میں سرکایہ کاری: 5 بلین روپے
(vi ملینیم ڈویلپمنٹ گول پروگرام: 5.5 بلین روپے
(vii دیگر ضلعی صحت اخراجات: 20 بلین روپے

۸۔ صحت کے اخراجات میں وہ رقم شامل نہیں ہے جو وفاقی حکومت صحت کے عمودی پروگراموں پر خرچ کرے گی۔ اس امر کا تعین مشکل ہے کہ پنجاب میں کتنی رقم مختص کی جائے گی، تاہم اندازہ ہے کہ کل رقم کا 40% مختص کیا جائے گا۔ وفاقی بجٹ برائے سال 13-2012 میں کل مختص رقم 21 بلین روپے ہے۔

۹۔ صوبائی بجٹ اور ضلعی بجٹ میں تعلیم کے بجٹ کا تخمینہ تقریباً 195 بلین روپے[3] (کل بجٹ کا 25%) ہے۔ اگرچہ پیش کردہ معلومات سے 195 بلین روپے کا تعین مشکل ہے تاہم درج ذیل نکات سے رہنمائی لی جاسکتی ہے:

(i صوبائی متواتر (Recurrent) بجٹ: 31 بلین روپے
(ii صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبہ: 58.6 بلین روپے
(iii لیپ ٹاپس کی فراہمی: 4 بلین روپے
(iv دانش سکول: 2 بلین روپے
(v پنجاب ایجوکیشن اینڈومنٹ فنڈ: 2 بلین روپے
(vi پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن: 6.5 بلین روپے
(vii پنجاب ٹیکنالوجی یونیورسٹی: 1 بلین روپے
(viii ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ: 1.5 بلین روپے
(ix دیگر ضلعی تعلیمی اخراجات: 88 بلین روپے

۱۰۔ صوبائی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 20% اضافہ

۱۱۔ سب سے زیادہ 67% اضافہ زراعت کے شعبے کے اخراجات کا ہے جو 78 بلین روپے بنتا ہے یا جو کل بجٹ کا دسواں حصہ ہے۔ دوسرے نمبر پر اضافہ بنیادی ڈھانچے کے اخراجات میں ہے جہاں پنجاب 77 بلین روپے کی سرمایہ کاری کرے گا جو 30۔ جون 2012 کو ختم ہونے والے مالی سال کے مقابلے میں 34 فیصد زائد ہے۔ مجموعی ترقیاتی بجٹ یعنی 250 بلین روپے، گزشتہ سال کے ترقیاتی بجٹ سے 51 فیصد زائد ہے۔

۱۲۔ صوبہ بھر میں شاہرات اور پُل بنانے پر 32 بلین روپے خرچ کئے جائیں گے۔ ضلعی حکومتیں سڑکوں کی تعمیر پر مزید 33 بلین روپے کے اخراجات کریں گی جس سے بنیادی ڈھانچے کی مجموعی تعمیراتی لاگت 110 بلین روپے ہو جائے گی جو کل بجٹ کا تقریباً 14 فیصد ہے۔

تعلیم بطور حق

اٹھارویں ترمیم کے بعد تعلیم اب ایک استحقاق نہیں بلکہ تمام بچوں کا بنیادی حق ہے۔

’’ریاست پانچ سے سولہ سال کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی اور اس کے طریق کار کا تعین بذریعہ قانون کیا جائے گا۔‘‘

تاہم، ترقی کی موجودہ رفتار کے لحاظ سے اس بنیادی آئینی حق کی فراہمی میں پاکستان کو کئی دہائیاں درکار ہوں گی۔

پاکستان کی شرح خواندگی

1947 میں آزادی کے بعد سے پاکستان میں شرح خواندگی میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوا ہے۔ UNESCO کے مطابق، 1951 کے بعد سے شرح خواندگی درج ذیل ہے:

Figure1: Literacy Map of Pakistan

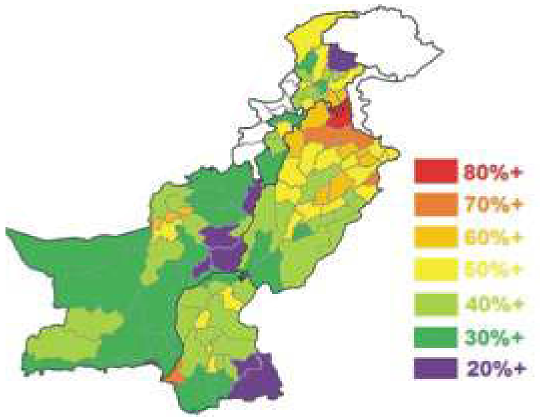

Table 1: Literacy Rate in Pakistan since 1951

Year	Male	Female	Total	Urban	Rural	Definition of being "literate"	Age group
1951	19.2%	12.2%	16.4%	--	--	One who can read a clear print in any language	All Ages
1961	26.9%	8.2%	16.3%	34.8%	10.6%	One who is able to read with understanding a simple letter in any language	Age 5 and above
1972	30.2%	11.6%	21.7%	41.5%	14.3%	One who is able to read and write in some language with understanding	Age 10 and Above
1981	35.1%	16.0%	26.2%	47.1%	17.3%	One who can read newspaper and write a simple letter	Age 10 and Above
1998	54.8%	32.0%	43.9%	63.1%	33.6%	One who can read a newspaper and write a simple letter, in any language	Age 10 and Above
2004	66.2%	41.8%	54%	71%	44%		
2009	69%	45%	57%	74%	48%		

شکل 1 میں دیا گیا نقشہ خواندگی، پاکستان کے مختلف اضلاع کی شرح خواندگی کی عکاسی کرتا ہے۔ شمالی پنجاب میں شرح خواندگی زیادہ اور جنوبی پنجاب میں کم ہے۔

آزادی کے بعد کے اعداد وشمار سے اندازہ ہوتا ہے کہ شرح خواندگی میں تیزی 1980 کی دہائی میں آئی۔ تاہم، 2004 کے بعد اس کی رفتار کم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ 2009 میں 57% پاکستانی ''خواندہ'' قرار دیئے گئے ہیں۔

تعلیمی اخراجات

قومی سطح پر اور پنجاب میں تعلیم کے شعبے میں سرکاری اخراجات جدول 2 میں دیئے گئے ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق قومی سطح پر تعلیم پر ہونے والے اخراجات جی۔ڈی۔پی کے 2 فیصد کے قریب ہیں۔ جبکہ پنجاب میں تعلیم پر آنے والے اخراجات جی۔ڈی۔پی کے 1.5 فیصد سے بھی کم رہے۔ بجٹ برائے 13-2012 میں تعلیم کے اخراجات کا تخمینہ 195 بلین روپے ہے۔ جو پنجاب کے اپنے GDP کے تقریباً 1.5 فیصد کے برابر ہے اور پنجاب کے بجٹ کا 25% ہے۔

Figure 2: Literacy Rate in Pakistan (1951-2009)

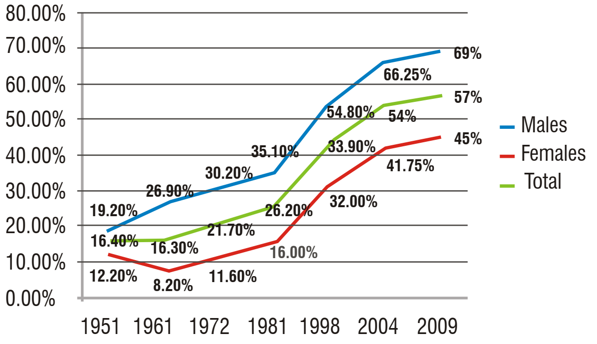

ملینیم ڈویلپمنٹ گول (Millenium Development Goals)

سال 2000 میں 189 ممالک نے لوگوں کو غربت اور دیگر محرومیوں سے آزاد کرانے کا ایک وعدہ کیا۔ یہ وعدہ، آٹھ ملینیم ڈویلپمنٹ گول MDGs میں تبدیل ہوگیا جو 2015 تک حاصل کیے جانے تھے۔

ستمبر 2010 میں دُنیا نے ان مقاصد کے حصول میں پیش رفت تیز کرنے کا اعادہ کیا۔ MDGs کے حصول میں پاکستان کی پیش رفت کافی کمزور ہے جیسا کہ چاروں صوبوں کے شائع کردہ اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ پنجاب میں پرائمری انرولمنٹ کی شرح 62 فیصد ہے جو تمام صوبوں میں

Table 2: Government Expenditure on Education

	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11
Punjab	27.5	31.7	44.7	50.6	55.9	71.4	76.2	104.0	107.3	143.5
National	66.3	78.4	97.7	116.9	141.7	162.1	187.7	240.4	259.5	322.3
GDP (at market prices)	4,452	4,876	5,640	6,499	7,623	8,673	10,243	12,724	14,837	18,063
National Education Expenditure as % of GDP	**1.5%**	**1.6%**	**1.7%**	**1.8%**	**1.9%**	**1.9%**	**1.8%**	**1.9%**	**1.7%**	**1.8%**
Punjabs GDP as proportion of national GDP	54%	55%	56%	57%	58%	59%	60%	60%	61%	61%
Punjabs GDP	2,404	2,682	3,158	3,704	4,421	5,117	6,146	7,634	9,050	11,108
Punjabs education expenditure as % of its GDP	**1.1%**	**1.2%**	**1.4%**	**1.4%**	**1.3%**	**1.4%**	**1.2%**	**1.4%**	**1.2%**	**1.3%**

Source: Ministry of Finance

Table 3: Pakistan's Progress on MGDs

Selected MDG Indicators	Punjab			Sindh			Khyber Pakhtunkhwa			Balochistan		
	Data Year	Progress to date	Target 2015	Data Year	Progress to date	Target 2015	Data Year	Progress to date	Target 2015	Data Year	Progress to date	Target 2015
Headcount Index	2001-02	26	n/a	2001-02	31	n/a	2008-09	39	20	2005-06	50.9	n/a
Primary Enrollment Rate	2008-09	62	100	2008-09	54	n/a	2008-09	52	80	2008-09	44	n/a
Literacy rate	2008-09	59	88	2008-09	59	n/a	2008-09	50	75	2008-09	45	n/a
GPI for Primary Education	2008-09	0.9	1	2008-09	0.81	n/a	2007-08	0.72	1	2008-09	0.58	n/a
Youth Literacy GPI	2008-09	n/a	n/a	2008-09	n/a	n/a	2007-08	0.44	1	2008-09	n/a	n/a
U5 Mortality Rate (Per 1000 live Births)	2007-08	111	52	2003-04	112	n/a	2006-07	75	n/a	2003-04	158	n/a
IMR (per 1000 live births)	2007-08	77	40	2003-04	71	n/a	2007-08	78	40	2003-04	104	n/a
Proportion of Fully immunised Children	2008-09	85	n/a	2008-09	69	n/a	2008-09	73	>90	2008-09	43	n/a
Lady Health Workers Coverage	2008-09	55	100	2008-09	46	100	2010	58	n/a	2008-09	28	n/a
Maternal Mortality Ratio	2006-07	227	n/a	2008-09	345-350	140	2006-07	275	140	2006-07	758	n/a
Contraceptive Prevalence Rate	2006-07	32.2	n/a	2006-07	22	n/a	2007-08	38.6	70	2006-07	25	n/a
Antenatal Care Coverage	2008-09	38	n/a	2008-09	40	n/a	2008-09	49	n/a	2008-09	14	n/a
Forest Cover	2008-09	n/a	n/a	2008-09	n/a	n/a	2008-09	17.4	n/a	2008-09	n/a	n/a
Access to improved water source	2008-09	28	n/a	2008-09	n/a	n/a	2008-09	73	n/a	2008-09	n/a	n/a

سب سے زیادہ ہے۔ خواندگی کی شرح 59 فیصد ہے جو سندھ کے برابر لیکن دیگر صوبوں سے زیادہ ہے۔

Gender Parity Index (یہ ایک ایسا سماجی اقتصادی پیمانہ ہے جوعموماً مرد وخواتین کی تعلیم تک رسائی جانچنے کیلئے بنایا گیا ہے) بھی دیگر صوبوں کے مقابلے میں پنجاب میں زیادہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ مرد اور خواتین دونوں کی تعلیم تک رسائی زیادہ ہے۔

نوجوانوں میں خواندگی کا GPI، 2007-08 کے MICS سروے میں لیا نہیں گیا تھا۔

پنجاب کے اضلاع میں منتخب تعلیم نتائج

ضلع وار منتخب تعلیمی اشارات جدول 4 میں دیئے گئے ہیں۔

شکل 3 میں دیئے گئے [4] نقشوں میں ضلع وار منتخب تعلیمی اشارات (indicators) دیئے گئے ہیں۔ ان نقشوں میں درج ذیل اضلاع کو نمبر شمار کے حساب سے دکھایا گیا ہے:

(1) اٹک، (2) بہاولنگر، (3) بہاولپور، (4) بھکر، (5) چکوال، (6) ڈیرہ غازی خان، (7) فیصل آباد، (8) گوجرانوالہ، (9) گجرات، (10) حافظ آباد، (11) جھنگ، (12) جہلم، (13) قصور، (14) خانیوال، (15) خوشاب، (16) لاہور، (17) لیہ، (18) لودھراں، (19) منڈی بہاؤ الدین، (20) میانوالی، (21) ملتان، (22) مظفر گڑھ، (23) ننکانہ صاحب، (24) نارروال، (25) اوکاڑہ، (26) پاکپتن، (27) رحیم یار خان، (28) راجن پور، (29) راولپنڈی، (30) ساہیوال، (31) سرگودھا، (32) شیخوپورہ، (33) سیالکوٹ، (34) ٹوبہ ٹیک سنگھ، (35) وہاڑی

Table 4: Selected District-wise Education Indicators

		Literacy Rate 10+ Years	Adult Literacy Rate 15+ years	Adult Literacy Rate 15 - 24 years	Net intake in primary edu (6 years)	Primary NAR (5-9 years)	Middle / Secondary NAR	Primary Education facility within 2 Kms			
								Govt Boys	Govt Girls	Private Boys	Private Girls
	The Punjab	**59**	**56**	**73**	**38**	**53**	**29**	**93**	**91**	**75**	**74**
1	Male	69	66	79	39	54	30	-	-	-	-
2	Female	50	45	68	38	52	28	-	-	-	-
3	Rural	52	48	67	35	49	23	91	89	57	56
4	All Urban	75	72	85	48	64	41	96	96	98	98
5	Major City	77	75	87	49	64	43	95	95	99	99
6	Other Urban	72	69	84	46	63	39	97	97	97	97
	Districts										
1	Bahawalpur	45	42	58	36	43	19	84	79	53	52
2	Bahawalnagar	49	46	62	30	46	21	95	92	45	45
3	R. Y. Khan	44	41	56	23	37	17	87	86	46	46
4	D. G. Khan	44	40	45	22	33	16	84	77	55	55
5	Layyah	53	48	67	37	47	24	84	80	51	51
6	Muzaffargarh	45	41	55	28	40	17	81	74	51	51
7	Rajanpur	33	30	43	17	27	12	79	74	47	45
8	Faisalabad	66	62	79	43	59	33	98	99	99	100
9	Jhang	51	47	64	35	47	22	88	86	64	64
10	T.T Singh	63	59	79	44	60	34	98	98	83	83
11	Gujranwala	72	68	87	41	60	36	98	99	100	100
12	Gujrat	74	71	90	51	69	42	99	97	94	92
13	Hafizabad	58	53	75	40	60	27	98	97	98	98
14	M. B. Din	65	59	85	46	61	32	99	99	99	99
15	Narowal	69	63	86	53	68	37	98	98	97	97
16	Sialkot	73	69	88	48	65	42	99	99	96	96
17	Lahore	74	72	84	47	61	40	94	94	100	99
18	Kasur	49	44	64	28	46	21	92	88	67	66
19	Nankana	55	50	71	36	54	27	98	97	77	78
20	Sheikhupura	60	56	74	37	53	29	97	96	84	84
21	Multan	53	49	66	42	51	26	92	90	93	93
22	Khanewal	56	51	70	39	54	26	97	96	74	74
23	Lodhran	45	41	60	32	42	18	90	90	65	56
24	Vehari	50	46	65	39	54	21	98	99	78	78
25	Rawalpindi	81	78	94	53	68	47	96	96	98	98
26	Attock	63	59	81	51	67	37	98	98	96	96
27	Chakwal	72	69	91	67	77	39	96	96	98	97
28	Jhelum	77	74	93	58	69	43	97	97	94	87
29	Sahiwal	56	52	69	44	61	30	98	95	84	84
30	Okara	52	47	66	42	54	25	93	91	71	71
31	Pakpattan	48	43	63	28	50	18	96	91	66	66
32	Sargodha	60	56	76	31	50	31	96	97	96	96
33	Bhakkar	51	46	64	41	54	25	89	88	98	99
34	Khushab	58	53	75	27	44	25	92	91	98	98
35	Mianwali	57	53	73	38	53	26	91	89	91	90

Source: MICS 2007-08)

Figure 3: Net Primary Enrolment Ratio: Literacy Age Profile

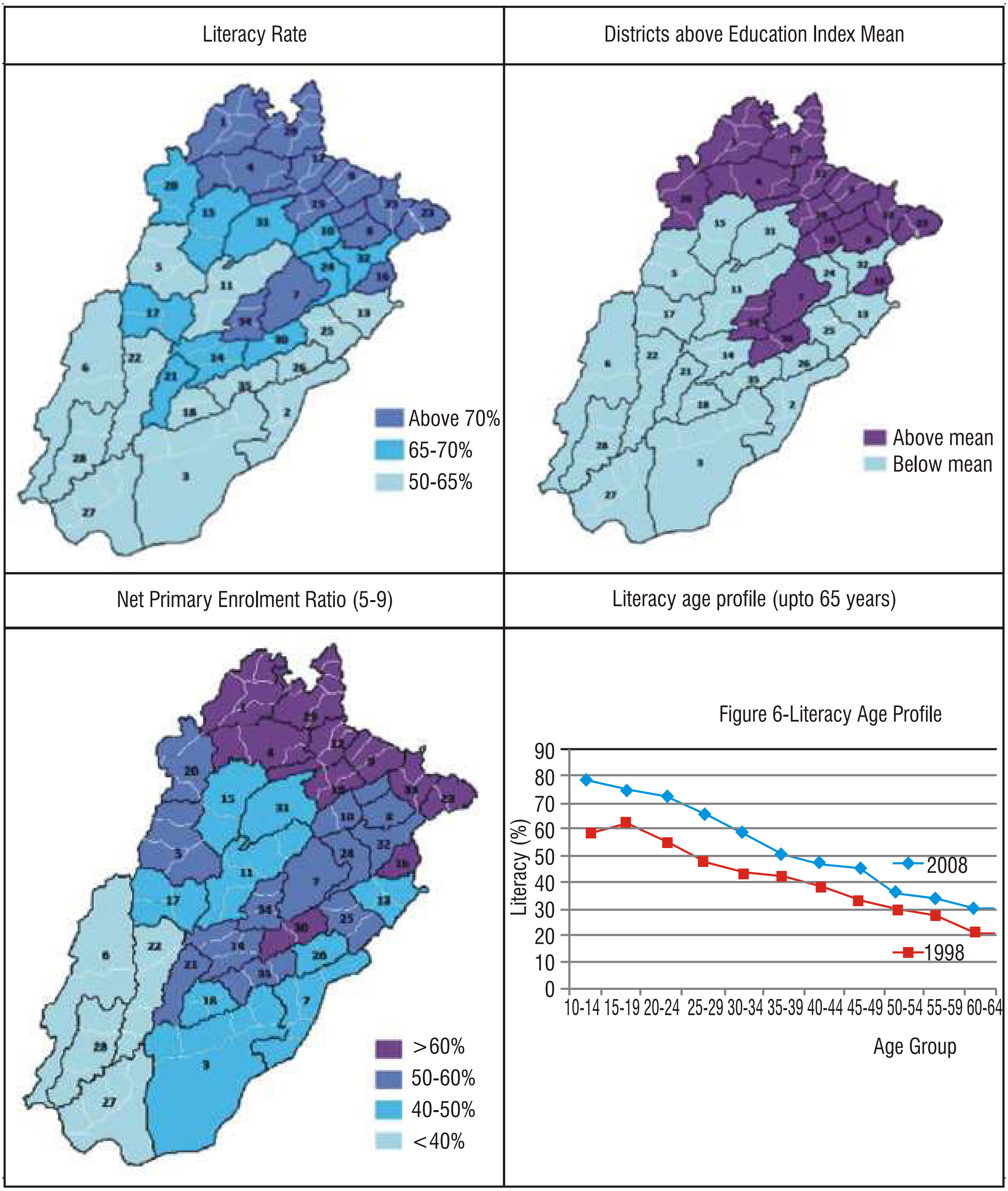

انسانی ترقی کا انڈیکس

انسانی ترقی انڈیکس(HDI) ایک جامع اعداد و شمار ہے جو ''انسانی ترقی'' کی سطح کے تناظر میں ملکوں کی درجہ بندی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ''انسانی ترقی'' کی اصطلاح ماضی میں استعمال ہونے والی اصطلاحات (معیار زندگی اور یا رہنے کا معیار) کا متبادل ہے اور اس کو ''بہت اعلیٰ انسانی ترقی''، ''اعلیٰ انسانی ترقی''، ''متوسط انسانی ترقی'' اور ''پست انسانی ترقی'' کے درجوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔

HDI، کسی بھی ملک میں اوسط عمر، خواندگی، تعلیم اور معیار زندگی کے تعین کا ایک تقابلی پیمانہ ہوتا ہے۔ یہ فلاح و بہبود، خصوصاً بچوں کی فلاح و بہبود، جانچنے کا معیاری پیمانہ ہے۔ یہ ہمیں اس بات کا اندازہ لگانے میں مدد دیتا ہے کہ کوئی ملک ترقی یافتہ ہے، ترقی پذیر ہے یا پسماندہ ہے۔ نیز اس بات کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اقتصادی پالیسیوں کے معیار زندگی پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

سال 2011 کی HDI رپورٹ کے مطابق 187 ملکوں میں پاکستان کا

Figure 4: Human Development Index of Pakistan

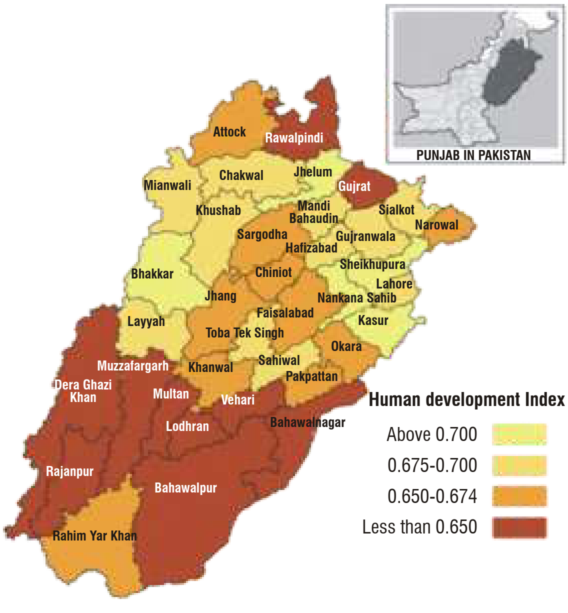

نمبر 145 ہے۔ پاکستان، بنگلہ دیش، انگولا، میانمر اور کینیا کے قریب ہے۔ پنجاب کے اضلاع میں HDI کی پوزیشن درج ذیل نقشے میں دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کی اعلان کردہ تعلیمی پالیسی کی ترجیحات

وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ[5] نے طے کردہ تعلیمی پالیسی کی درج ذیل ترجیحات پیش کی ہیں:

بجٹ میں مختص کردہ رقم

ہائر اور پرائمری تعلیم کیلئے کل بجٹ کا پانچواں حصہ مختص کیا گیا ہے جس سے صوبہ کے نوجوانوں کو تعلیم دینے کے وزیر اعلیٰ کے عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔

دانش سکول

وزیر اعلیٰ نے اٹک، میانوالی، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، چشتیاں اور حاصل پور میں دانش سکولوں کے چھ کیمپس کا افتتاح کر دیا ہے۔ یہ سکول اس مقصد کیلئے قائم کئے گئے ہیں کہ صوبہ کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کے غریب بچوں کو معیاری تعلیم مہیا کی جا سکے۔

پنجاب ایجوکیشنل اینڈ وومنٹ فنڈ(PEEF)

اس فنڈ کا مقصد نادار لیکن قابل طلباء خصوصاً صوبہ کے جنوبی اضلاع سے تعلق رکھنے والے طلباء کو تعلیم کے مساوی مواقع کی فراہمی ہے۔ اس فنڈ سے انتہائی ضروری انسانی سرمائے کی پرورش ہو رہی ہے جو ایک دن پاکستان کی سماجی اور اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن(PEF)

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ تعلیمی ترقی کی غرض سے اس فاؤنڈیشن کی قانون ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2004 (قانون نمبر 12 بابت 2004) کے تحت تشکیل نو کی گئی ہے

بالخصوص اس کا مقصد یہ ہے کہ پبلک پرائیویٹ اشتراک کے ذریعے غریب بچوں کو تعلیمی سہولیات کی فراہمی کیلئے نجی شعبہ کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام(PESRP)

تعلیمی شعبے کی اصلاح کے پروگرام ''پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام (PESRP)'' کے قیام کا مقصد عطیہ دینے والے اداروں کے تعاون سے چلنے والے پروگراموں کو دیکھنا ہے۔ان اصلاحات کا بنیادی مقصد صوبائی اور ضلعی سطح پر زیادہ مالی وسائل مختص کر کے تعلیم تک رسائی میں اضافہ کرنا' سرکاری شعبے میں انتظامی اصلاحات اور اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کی معاونت کرنا اور پنجاب میں تعلیمی نظام کے انتظام و انصرام' رسائی اور معیار کی بہتری ہے۔

اپ گریڈیشن

صوبائی حکومت نے اپ گریڈیشن کے درج ذیل اقدامات کئے ہیں:

(i) صوبہ میں سرکاری سکولوں کے بنیادی ڈھانچہ کی ترقی کیلئے 3068 پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

(ii) 26 کالجوں میں چار سالہ ڈگری پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔36 نئے کالجوں کی منظوری دی گئی ہے اور صوبہ بھر میں 25 کالجوں کی اپ گریڈیشن کی گئی ہے۔

(iii) اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے اور تعلیمی معیار میں اضافے کیلئے 35000 ایجوکیٹرز کو خالصتاً

Table 5: MTDF targets 2012-2015

Policy Intervention	Targets (2011-12)	Achievements (2011-12)	2012-13	2013-14	2014-15
Upgradation of schools (primary to middle / high level)	1,000	853	400	300	300
Training of school teachers and managers	150,000	120,000	150,100	175,300	200,000
Provision of computer labs in 1000 elementary schools in Punjab	-	-	1,000		
Provision of missing facilities	1,500	1,613	2,000	1,500	1,500
Provision of science lab equipment in 1000 highly enrolled high / HSS schools			1,000	500	500
Capacity building of school councils	15,204	26,000			

میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔

iv) موجودہ مالی سال میں صوبہ بھر میں 22 نئے کالج قائم کیئے جا رہے ہیں اور 17 کالجوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔

v) ڈویژن کی سطح پر ٹیکنیکل اداروں کی منظوری دے دی گئی ہے جس سے پسمانہ علاقوں کو بھی ترقی یافتہ علاقوں کے مساوی تعلیم کے مواقع ملیں گے۔

سنٹرز آف ایکسی لینس

اپنے تحقیقی کام اور تعلیم کے اعلیٰ معیار کی بناء پر صوبہ بھر میں 73 سکولوں کو سنٹرز آف ایکسی لینس قرار دیا گیا ہے۔

کالج اساتذہ کا پیکج

کالج اساتذہ کو درج ذیل ترغیبات دی گئی ہیں:۔

i) 950 روپے فی ٹیچر کی شرح سے 208.689 ملین روپے کا موبیلٹی (mobility) الاؤنس

ii) تمام ڈویژنوں کے 124 کالجوں کیلیۓ 3000 روپے کی شرح سے 94.450 ملین روپے کا ہارڈ ایریا الاؤنس

iii) پی۔ایچ۔ڈی کالج اساتذہ کیلیۓ 10000 روپے ماہانہ اور ایم۔فل کالج اساتذہ کیلیۓ 5000 روپے ماہانہ کی شرح سے 80.198 ملین روپے کا ماہانہ تعلیمی (ایم۔فل/پی۔ایچ۔ڈی) الاؤنس

iv) شہری اور دیہی علاقوں کے اساتذہ کیلیۓ بالترتیب 4000 روپے اور 7000 روپے کی شرح سے تمام پرنسپل صاحبان کیلیۓ 47.461 ملین روپے کا پرنسپل چارج الاؤنس

v) پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کے اساتذہ کیلیۓ 50,000 روپے، 35,000 روپے اور 25,000 روپے کا انعام

vi) کالج عملے کی کمی پوری کرنے کیلیۓ 10,000 روپے ماہانہ مشاہرے پر 1167 کالج ٹیچرز انٹرن بھرتی کیئے گئے ہیں۔

آئی ٹی لیبارٹریاں

صوبائی حکومت نے پنجاب کے سرکاری مڈل سکولوں میں 4286 آئی ٹی لیبارٹریاں قائم کر کے تعلیم کے شعبہ میں انقلاب کی بنیاد ڈالی ہے جہاں ہزاروں طلباء کو جدید معلومات تک رسائی حاصل ہوگی۔

آن لائن رجسٹریشن

حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں انٹرمیڈیٹ اور ثانوی تعلیم کے طلباء کیلیۓ آن لائن رجسٹریشن کا نیا نظام متعارف کروایا ہے۔

خصوصی تعلیم

خصوصی تعلیم کے حوالے سے حکومت نے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i) خصوصی تعلیم کے شعبے میں 2500 کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کیا گیا ہے اور چار درجاتی فروغ کے فارمولے (Four Tier Promotion Formula) کی منظوری جاری کر دی گئی ہے۔

ii) سکولوں میں سامان کی فراہمی اور ایک کپ دودھ روزانہ کے علاوہ خصوصی بچوں کی مفت تعلیم کو یقینی بنایا جائے گا۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن

ہائر ایجوکیشن کمیشن تیسری سطح کی تعلیم کے لئے فنڈ فراہم کرتا ہے۔ 2012-13 کے وفاقی بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کیلئے 48.5 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ اس بات کا تعین مشکل ہے کہ اس میں سے کتنی رقم پنجاب کے حصے میں آئے گی۔

وسط مدتی ترقیاتی ڈھانچہ 2012-15 سکول ایجوکیشن

وسط مدتی ترقیاتی ڈھانچہ 2012-15 میں سکول ایجوکیشن کے شعبے میں درج ذیل تصور پیش کیا گیا ہے:

''ہر بچے کو سکول لانا اور اسے اس وقت تک برقرار رکھنا جب تک وہ گریجویشن نہیں کر لیتا اور اس کی شخصی ترقی کے لئے ایسی معیاری تعلیم فراہم کرنا جو صوبہ کی سماجی و اقتصادی ترقی پر منتج ہو۔''

ہر بچے کو مفت تعلیم کے آئینی حق کی بنیاد پر، پنجاب کی پالیسی ترجیحات درج ذیل ہیں:

i) سکولوں کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی
ii) سکولوں کی اپ گریڈیشن
iii) سائنس اساتذہ کی بھرتی
iv) سکولوں میں کمپیوٹر اور سائنس لیبارٹریوں کی فراہمی
v) اساتذہ، سکول لیڈرز اور ضلع تعلیمی مینیجرز کیلئے تربیتی پروگرام
vi) تمام طلباء کو نصابی کتب کی مفت فراہمی
vii) کم شرح خواندگی والے منتخب اضلاع میں طالبات کو وظیفہ کی فراہمی
viii) سکولوں کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کیلئے سکولوں کے اعداد و شمار کا حصول
ix) اہلیت کو جانچنے کی غرض سے پنجاب ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے پانچویں اور آٹھویں کے امتحانوں کا انعقاد
x) ایجوکیشن اتھارٹیز کے قیام کی منصوبہ بندی کے ذریعے مقامی سطح پر فیصلہ سازی کی نچلی سطح پر منتقلی اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ کے اصلاحی روڈ میپ کے ذریعے

حاصل کردہ اہداف درج ذیل ہیں:

i) طلباء کی حاضری: 85 فیصد تک ہوگئی ہے
ii) اساتذہ کی حاضری: 86.5 فیصد تک ہوگئی ہے
iii) بنیادی سہولیات کی فراہمی اور کارکردگی: 85.8 فیصد تک ہوگئی ہے
iv) ضلع انتظامیہ کی جانب سے نگرانی: 72.8 فیصد تک ہوگئی ہے

اصل ہدف انرولمنٹ اور برقراری 100 فیصد تک پہنچانا ہے۔ اس ہدف کے حصول کیلئے 2012-13 کے بجٹ میں درج ذیل اقدامات تجویز کئے گئے ہیں:

i) پنجاب کے ایک ہزار پرائمری سکولوں میں بچوں کی ابتدائی تعلیم کا تعارف
ii) حال ہی میں اپ گریڈ کئے گئے ہائی/ہائر سیکنڈری سکولوں اور اس سہولت سے محروم سکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریوں کی فراہمی
iii) (زیادہ انرولمنٹ والے) منتخب ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کی فراہمی
iv) سکولوں میں عدم دستیاب سہولیات کی فراہمی اور سکولوں کی اپ گریڈیشن
v) گنجان آبادی والے شہری علاقوں اور شہری رہائشی سوسائٹیوں میں سکولوں کا قیام اور بحالی

جدول 5 میں 2012-15 MTDF کے اہداف دیئے گئے ہیں

ان اہداف کے حصول کیلئے 15.000 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم میں 6.1 بلین روپے کی بلاک ایلوکیشن شامل ہے جس کے لئے کسی منصوبے کی شناخت نہیں کی گئی ہے۔ (یہ رقم سکول ایجوکیشن کے کل سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 41 فیصد ہے)۔

ہائرایجوکیشن

ہائرایجوکیشن کا تصور کچھ اس طرح ہے:

''روشن اور کامیابی کی جانب گامزن پنجاب، جس میں تیسری سطح پر علم پر مبنی معیشت اور منصفانہ اور معیاری تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔''

اس تصور کے حصول کی پالیسی درج ذیل ہے:

i) ہائرایجوکیشن تک منصفانہ رسائی میں اضافہ
ii) نئے کالجوں کا قیام
iii) کالج کے بنیادی ڈھانچے کی بحالی و ترقی
iv) تعلیمی معیار کی بہتری
v) تیسری سطح کی تعلیم اور ملازمت کے مواقع میں مضبوط تعلق کے فروغ کیلئے کالج کی تعلیم کی تعمیر نو
vi) موجودہ تعلیمی اداروں کو اپ گریڈ کرنا
vii) خودمختار اداروں/یونیورسٹیوں کا استحکام

مجوزہ اقدامات درج ذیل ہیں:

i) پنجاب ایجوکیشن اینڈ وومنٹ فنڈ
ii) لیپ ٹاپس کی فراہمی
iii) ڈیرہ رکھ چال، لاہور میں شہر معلومات (Knowledge City) کا قیام
iv) مرید کے، ضلع شیخوپورہ میں نالج پارک (Knowledge Park) کا قیام
v) پنجاب میں خواتین کالجوں میں ٹرانسپورٹ سہولیات کی فراہمی
vi) کالجوں میں عدم دستیاب سہولتوں کی فراہمی
vii) سرکاری یونیورسٹیوں کے ذیلی کیمپس کا قیام
viii) 4 سالہ بیچلر پروگرام
ix) غازی یونیورسٹی میں حال ہی میں ضم ہونے والے کالجوں اور 4 خواتین یونیورسٹیوں کی اپ گریڈیشن

مذکورہ بالا اقدامات کیلئے 6.6 بلین روپے کی کل رقم مختص کی گئی ہے۔ اس رقم میں بلاک ایلوکیشن کی 2.3 بلین روپے کی رقم بھی شامل ہے (جو ہائرایجوکیشن کے کل سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 35 فیصد ہے)۔

سوالات، جو سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم بجٹ 13-2012 کے حوالے سے پوچھ سکتی ہے

سٹینڈنگ کمیٹی درج ذیل سوالات پوچھ سکتی ہے:

- ☆ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ رفتار سے، آئین کے آرٹیکل 25A کے تحت تمام بچوں کو مفت تعلیم کی فراہمی میں دہائیاں درکار ہیں۔ حکومت پنجاب اس چیلنج سے کس طرح نمٹے گی؟

- ☆ جنوبی پنجاب کے اضلاع میں بنیادی تعلیمی اشارات (Indicators) (مثلاً پرائمری انرولمنٹ کی شرح) کی پیش رفت سب سے کم ہے۔ ان اضلاع کو پنجاب کے دیگر اضلاع کے برابر لانے کیلئے حکومت کی حکمت عملی کیا ہے؟

- ☆ تیسری سطح کی تعلیم کے اہم ترین اشارات (Indicators) یہ ہیں: (الف) تعلیم مکمل ہونے کے بعد ملازمت حاصل کرنے میں درکار عرصہ؛ اور (ب) وہ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ تنخواہ جو طلبا و طالبات اپنی پہلی ملازمت پر وصول کرتے ہیں۔ یہ دونوں اشارات' پنجاب میں کسی دستاویز یا کسی یونیورسٹی کی جانب سے نہیں بتائے گئے ہیں۔ پھر حکومت کس طرح تیسری سطح کی تعلیم کی پیش رفت کا جائزہ لیتی ہے؟
- ☆ سرکاری پرائمری اور ثانوی سکولوں میں فراہم کی جانے والی تعلیم کے معیار کو جانچنے کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ حکومت اس کی پیش رفت کا جائزہ کیسے لیتی ہے؟
- ☆ اساتذہ کی غیر حاضری کے اشارات دستیاب نہیں ہیں۔ اس غیر حاضری کو کم کرنے کیلئے حکومت کی کیا حکمت عملی ہے؟
- ☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے طالبات / خواتین کی تعلیم پر آنے والے اخراجات کا تناسب کیا ہے؟

حوالہ جات

1۔ بجٹ تقریر، بجٹ برائے سال 13-2012 پروائٹ پیپر، حکومت پنجاب
2۔ بجٹ تقریر (اردو متن) صفحہ 19
3۔ بجٹ تقریر (اردو متن) صفحہ 18
4۔ عائشہ خان، لاہور سکول آف اکنامکس، 2009
5۔

http://www.cm.punjab.gov.pk/index.php?q=educationsector

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: A-45، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان

ٹیلیفون: (+92-51) 111-123-345 فیکس: (+92-51) 226-3078

E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org